مولای صل وسلم دائما ابدا　　**درسِ حدیث**　　علٰی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

نبی علیہ السلام کی جدائی پر حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنھم کا صدمہ
حضراتِ انصار کے لیے نبی علیہ السلام کی وصیت اور ہدایات

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 45 سائیڈ A 1985 - 03 - 29)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات ایک جگہ گزرے وہاں دیکھا تو انصار بیٹھے تھے اُن کی مجلس ہو رہی تھی دیکھا تو رو رہے تھے اور ہوا یہ تھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے علالت کے دن شروع ہو چکے تھے، بدھ کے دن سے بس چند روز پہلے سے پانچ دن چھ دن علالت رہی ہے تو اس میں باہر تشریف لانا بیٹھنا مجلس میں، یہ چھوٹ گیا تو انہیں جب روتا ہوا دیکھا تو انھوں نے پوچھا کیا بات ہے، کیوں رو رہے ہیں؟

نبی علیہ السلام کی علالت اور حضراتِ انصار پر اس کا اثر :

کہنے لگے کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ کی مجلس یاد آرہی ہے کہ آپ ہمارے پاس ہمارے درمیان تشریف فرما ہوا کرتے تھے اور آج تشریف فرما نہیں ہیں یہی دُکھ گویا ہے یہی بڑا صدمہ ہے۔ ان دونوں حضرات

میں سے ایک صاحب یعنی یا ابوبکر یا عباس رضی اللہ عنہما میں سے کوئی صحابی اندر گئے تو جا کر جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر دی کہ ایسے وہ جمع ہیں اور یہ باتیں کر رہے تھے بیٹھے ہوئے رو رہے تھے، تو آقائے نامدار ﷺ باہر تشریف لے آئے، سرِ مبارک یا بوجھل تھا یا درد تھا جو بھی چیز تھی اُس کے لیے آپ نے چادر کا پلّہ جیسے ہوتا ہے ایسی کوئی چیز لپیٹ رکھی تھی منبر پر تشریف فرما ہوگئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بس یہ آپ کا آخری دفعہ منبر پر تشریف فرما ہونا تھا اس کے بعد نہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جمعہ کے بعد کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور پھر یہ ارشاد فرمایا۔

حضراتِ انصار کے حق میں وصیّت :

اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ میں تمہیں ہدایت دیتا ہوں وصیت کرتا ہوں کہ انصار کا خیال رکھنا فَاِنَّھُمْ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ کیونکہ وہ میرا معدہ ہیں۔ کَرِشْ اور کَرْش بھی، کَرِشِیْ میرا معدہ ہیں اور وَعَیْبَتِیْ میرا تھیلہ ہیں اور عَیْبَۃٌ پپوٹے کو بھی کہتے ہیں جانور کے، میرے لیے وہ ایسے ہیں اور انھوں نے معمولی کام نہیں کیے۔ اتنے کام کیے ہیں اسلام کا پھلنا پھولنا، اسلام کے لیے پناہ گاہ ہونا یہ سب مدینہ شریف میں انصار نے کیا ہے

ایک حدیث میں یہ آتا ہے کہ جب آپ نے حنین کے موقع پر تقریر کی تو اس میں آپ نے فرمایا کہ دیکھو میں نے جو مال تقسیم کیا ہے وہ اُن لوگوں کو دیا ہے کہ جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ یہ مال لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے جاؤ یعنی میں تمہارے پاس ہوں یہ زیادہ پسند ہے یا تمہیں مال دے دوں یہ زیادہ اچھا لگتا ہے، تو انھوں نے کہا کہ یہ بہت بڑی بات ہے کہ آپ ہمارے پاس ہوں۔

نبی علیہ السلام کے جملے اور حضراتِ انصار کے جوابی جملے :

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو ہوسکتا تھا کہ تم لوگ یہ بات کہتے کہ آپ ہمارے پاس آئے تو آپ کے پاس کچھ نہیں تھا، آپ آئے تو آپ کے پاس ٹھکانا بھی نہیں تھا ہم نے ٹھکانا دیا، کوئی مددگار نہیں تھا ہم نے مدد کی آپ کی، اس طرح کے جملے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائے۔ ہر جملہ کے جواب میں انصار نے بڑا اچھا جواب دیا کہ بَلِ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمَنُّ بلکہ اللہ اور رسول کا ہی احسان ہے کہ انھوں نے اس جگہ کو پسند فرما لیا، اللہ تو ہر جگہ جہاں ارادہ فرمالے جگہ بنا سکتا ہے، ہم میں جو جگہ بنائی ہے یہ اللہ اور رسول کا ہمارے اُوپر احسان ہے۔ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمَنُّ ہر جملہ کے جواب میں وہ یہ جملہ عرض کرتے رہے۔ بہت بڑی سعادت مندی ہے

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر لوگ کسی راستے چلیں اور انصار ایک راستے چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا یہ بھی فرمایا کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں خود کو انصار ہی شمار کرتا، انصار میں شمار کر لیتا۔

حضراتِ انصار کے کارنامے :

یہاں ارشاد فرما رہے ہیں کہ انھوں نے معمولی کام نہیں کیے بلکہ ایسا حال ہے کہ قَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْهِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَهُمْ جو ان کے ذمہ فرائض تھے اللہ کی طرف سے اسلام کی طرف سے وہ انھوں نے پورے کر دیئے ادا کر دیئے اور جو اُن کا حق اُن کے جواب میں ہوگا یا ہونا چاہیے تو وہ باقی ہے، فرمایا فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ ان میں جو اچھائی کرے اُس کو تم قبول کرو اُس سے خوش ہو اُسے اچھائی پر محمول کرے سچائی پر محمول کرے اور جو اِن میں سے غلطی کر بیٹھے تو تَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ [1] اُس کو معاف کر دو چھوڑ دو، یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گویا وصیت فرمائی۔

پیشینگوئی :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی مجلس میں یہ جملے بھی فرمائے اِنَّ النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ لوگوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور انصار کم ہوتے چلے جائیں گے، ایسا قدرت کی طرف سے ہوگا حَتّٰی یَکُوْنَ فِی النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لوگوں میں ایسی حالت ہو جائے گی جیسے کہ کھانے میں نمک، کھانے میں نمک بہت تھوڑا سا ہوتا ہے تو اس طرح یہ تھوڑے سے رہ گئے۔

ایک اور ہدایت :

فَمَنْ وَلِیَ مِنْکُمْ شَیْئًا یَضُرُّ فِیْهِ قَوْمًا وَیَنْفَعُ فِیْهِ آخَرِیْنَ اگر تم میں سے کوئی آدمی بھی حکومت پر آئے اور ایسی طاقت اُسے حاصل ہو کہ وہ کسی کو نفع اور نقصان پہنچا سکے تو یہ خیال رکھے فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِهِمْ اُسے چاہیے کہ وہ اُن میں جو اچھے ہیں جو اچھائی کرے اِن میں سے وہ قبول کرے، مانے اُس اچھائی کو اور جو غلطی ہو جائے اُس کو چھوڑ دے در گزر کرے۔ ایک دفعہ آتا ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ خداوند کریم انصار کی مغفرت فرما اِن کی اولاد کی مغفرت فرما، تابعین ہو گئے اور وَاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ [2] یہ تبع تابعین بھی ہیں تابعین

---

[1] مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۷۷ [2] ایضاً

بھی، پوتے جو ہیں وہ تابعین میں بھی ہیں اور پوتے غیر تابعی بھی ہیں تبع تابعین بھی ہیں ،تو تبع تابعین کی بھی فضیلت اس سے ثابت ہوتی ہے، یہ روایت جو ہے مسلم شریف میں بھی ہے، مسلم کے حوالہ سے دی ہے لیکن بخاری شریف میں بھی ہے متفق علیہ بن جاتی ہے بلکہ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہے یہ روایت ۔تو ان حضرات کی جو قربانیاں تھیں جو کام تھے، اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا درجہ انھوں نے حاصل کیا اور کس نے بتایا جناب رسول اللہ ﷺ نے بتلایا تو اس واسطے ہمیں انصار کرام سے محبت رکھنی چاہیے اور اُن سے محبت رکھنی ہر مسلمان کے ذمہ ہے بلکہ یہ فرمادیا کہ انصار سے محبت جو ہے وہ ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض یہ نفاق کی علامت ہے ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں ان کے ساتھ محشور فرمائے ۔آمین ۔اختتامی دُعاء..............

❁❁❁